باسمہ تعالیٰ

بیعت

ثبوت، حقیقت، فائدے، مقاصد، اعمال



حضرت مولانا مفتی محمود حافظجی بارڈولوی صاحب

ناشر

مجلس محمود

بڑی مسجد، سلابت پورا، مومنا واڑ، سورت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

فہرس



''بیعت'' کا معنیٰ: بیچنا، خریدنا، یعنی

اپنی مرضی والی زندگی بیچ کر اللہ تعالیٰ کی مرضی والی زندگی اپنا لینا......

﴿ بیعت کی حقیقت ﴾

۱۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کو کرنے میں آج تک جو کوتاہی غفلت ہوئی اس سے معافی مانگنا......

۲۔ اللہ تعالیٰ نے جن کاموں سے بچنے کا حکم دیا یعنی گناہ چھوڑنے کا حکم دیا اور ہم کرتے رہے اس سے معافی مانگنا......

۳۔ مستقبل میں اللہ تعالیٰ کے احکام کو پورا کرنے اور گناہ سے بچنے کا پکا وعدہ کرنا......

ہاتھ پر ہاتھ دے کر بیعت کرنا نبیٔ کریم ﷺ خلفائے راشدین اور تمام بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

﴿ بیعت کا مقصد ﴾

۱۔ صلح: بیعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور اللہ کی مغفرت حاصل کرنا۔

۲۔ برے اخلاق و برے اعمال والی زندگی سے اپنے آپ کو دور رکھنا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ سے محبت وتعلق قائم کرنا۔

۴۔ برکت حاصل کرنا: جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی بزرگ کے ہاتھ پر صرف ان کے سلسلہ میں شامل ہوجانے کے لئے بیعت ہونا، یہ ان بزرگوں اوران کے سلسلہ سے محبت ہے۔یعنی اس بیعت کی برکت سے ان بزرگوں کے ساتھ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہمیں رکھے۔

۵۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ حاصل کرنے کاحکم دیااور تقویٰ کا حاصل کرنا ہر انسان کے لئے فرض ہے، تقویٰ کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کوحرام کیا ہے، اس سے اپنے آپ کو بچانا، اب تقویٰ ملنے کی جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بتلا دی کہ اللہ والوں کے ساتھ رہنے سے انسان کوتقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

نیت

ان تمام مقاصد کو پورے پورا حاصل کرنے کی بیعت ہوتے وقت نیت کرے تو انشاءاللہ ہمارے بیعت میں برکت ہوگی، اور یہ بیعت دنیااورآخرت میں بھلائی کا ذریعہ بن جائے گی۔



﴾ بیعت کے فائدے ﴿

۱۔ حضرت سید احمد شہیدؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ، برکت بیعت ہونے والے آدمی کے لئے حفاظت اور مدد کا ذریعہ ہے۔

۲۔ غلط اخلاق اچھے ہو جاتے ہیں۔

۳۔ بیعت کا سلسلہ تمام بزرگوں سے ہوتا ہوا ہمارے سب سے بڑے محسن آپ ﷺ تک پہنچتا ہے، اس بیعت کے ذریعہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہو جاتے ہیں، جس سے ہمارا تعلق سلسلہ کہ تمام بزرگوں سے ہو جاتا ہے اور بزرگوں کے ذریعہ نبی کریم ﷺ سے تعلق ہو جاتا ہے اور تمام حالات میں سہولت اور نورانیت پیدا ہو جاتی ہے اور مقصد تھوڑی سی محنت و توجہ سے آسانی سے حاصل ہو جاتا ہے۔

۴۔ جس پیر صاحب کے ہاتھ پر ہم بیعت ہوتے ہیں وہ اپنے پیرو بزرگوں کے واسطہ سے آج کے زمانہ میں نبی کریم ﷺ کے نائب کہلاتے ہیں، اس لئے اپنے پیر کے واسطہ سے حضور ﷺ اور بزرگوں کی مبارک نسبت حاصل ہوتی ہے۔

۵۔ قیامت کے دن جنت، جہنم صرف انسان اور جنات کے لئے ہے، جانوروں کے لئے جنت جہنم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ جانوروں کو

زندہ فرمائیں گے ان کے درمیان آپس میں حساب کیا جائیگا، جس کسی طاقت والے بڑے جانور نے چھوٹے یا کمزور جانور کو مارا ہوگا اس کا حساب دلوا کر اللہ تعالیٰ تمام جانور کو مٹی بنا دیں گے، لیکن ایک کُتّا جس کا نام قطمیر ہے اللہ تعالیٰ اس کو انسان کی شکل دیں گے اور جنت میں داخل فرمائیں گے یہ اتنی بڑی نعمت جو ایک کتّے کو ملی اس لئے کہ وہ اللہ کے سات ولیوں کے ساتھ ایک لمبے زمانہ تک رہا تو اگر ایک انسان اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے ساتھ رہے تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ جنت میں اونچا مقام عطا فرمائیں گے۔

توبہ کا طریقہ

جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام پچھلے گناہوں کی توبہ کرنے اور معافی مانگنے کا ارادہ کرے، تو سب سے پہلے اچھی طرح وضو کرے، اس کے بعد دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے اگر کوئی خاص گناہ کیا ہو تو اس سے خاص توبہ کرے ورنہ سب گناہوں سے دل سے توبہ کرے، یعنی دل میں ندامت اور پچھتاوا ہووے اور مستقبل میں گناہ سے بچنے کا پکا ارادہ کرے، اگر کسی کا کوئی حق ہو تو اس کو ادا کر دیوے یا اس سے معافی مانگ لیوے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْآ اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوحًا ○ (سورۂ تحریم:۸)

''اے ایمان والو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پکی سچی توبہ کرو''۔

حدیث شریف میں ہے: ''تمام انسان بڑے ہی گناہ کرنے والے ہیں، اچھا گنہگار وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے''۔

شیخ کی صحبت

یعنی شیخ کے ساتھ رہنے سے اوران کی بتلائی ہوئی باتوں پر عمل کی برکت سے سنت پر چلنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر زندگی گزارنا آسان ہوتا ہے۔

حضرت گنگوہیؒ کی بات

حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے کئے ہوئے نیک اعمال اوراچھے حالات تین چیزوں سے برباد ہوجاتے ہیں۔

۱۔ ناموافق کھانا یعنی حرام کا کھانا۔

۲۔ غلط لوگوں کی دوستی۔

۳۔ گناہ کا کام کرنا۔



قرآن میں بیعت

قرآن پاک میں چھبیس ویں پارہ میں سورۂ فتح کی آیت نمبر دس اور اٹھارہ میں اللہ تعالیٰ نے خود بیعت کو بیان فرمایا ہے،

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡھِمۡ فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیۡہُ اللّٰہَ فَسَیُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۝ (سورۂ فتح:۱۰)

ترجمہ: بیشک جو لوگ بیعت کرتے ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے، اللہ کا ہاتھ ہے اوپر ان کے ہاتھ کے، پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے نقصان کو، اور جو کوئی پورا کرے اس چیز کو جسکا اس نے عہد کیا اللہ سے، تو وہ اسکو بڑا بدلہ دے گا۔

لَقَدۡ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ یُبَایِعُوۡنَکَ تَحۡتَ الشَّجَرَۃِ فَعَلِمَ مَا فِیۡ قُلُوۡبِھِمۡ فَاَنۡزَلَ السَّکِیۡنَۃَ عَلَیۡھِمۡ وَاَثَابَھُمۡ فَتۡحًا قَرِیۡبًا ۝ (سورۂ فتح:۱۸)

ترجمہ: تحقیق اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت کرنے لگے آپ سے اس درخت کے نیچے پھر معلوم کیا جو ان کے جی میں تھا، پھر اتارا ان پر ایمان اور انعام دیا ان کو ایک فتح نزدیک۔

اسی طرح اٹھائیس ویں پارہ میں سورۂ ممتحنہ کی بارہویں آیت میں بھی بیعت کو بیان فرمایا ہے۔

يَا اَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَاءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِىْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورۂ ممتحنہ:۱۲)

ترجمہ: اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب آئیں آپ کے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو اس بات پر کہ شریک نہ ٹھہرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور طوفان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور تیری نافرمانی نہ کریں کسی بھلے کام میں، تو ان کو بیعت کر لیجئے، اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگئے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث شریف میں بیعت

بخاری شریف میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہؓ کی ایک جماعت بیٹھی تھی، تو آپ نے بیعت کروانے کا حکم کیا، اسی طرح ابوداؤد، مسلم شریف، نسائی شریف ان تینوں کتابوں میں حضرت عوف بن مالکؓ حدیث شریف نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو یا آٹھ یا سات صحابہ تھے اور آپ نے بیعت فرمائی، حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ نے حیات الصحابہ میں ایک عنوان قائم کیا ہے ''اسلامی

اعمال پر بیعت‘‘ اس میں بہت ساری حدیثیں نقل کی ہیں، ان سب حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کرنے پر اور برے اعمال چھوڑنے پر خود نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ سے بیعت لیتے تھے، اور آپ ﷺ ہاتھ پر ہاتھ ملا کر بیعت فرماتے تھے۔

﴿ حضور ﷺ نے جن کاموں پر بیعت لی، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا مختصر خلاصہ ﴾

۱۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرے، یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ صرف اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۲۔ زکوٰۃ دیں گے۔

۳۔ رمضان کے روزے رکھیں گے۔

۴۔ حج کریں گے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دین کی بلندی کے لئے محنت کریں گے۔

۶۔ چوری نہ کریں گے۔

۷۔ زنا نہ کریں گے۔

۸۔ اپنی اولاد کو مار نہ ڈالے (پیٹ میں حمل ہو تو وہ گروانہ دے)۔

۹۔ نیکی کے کام کریں گے۔

۱۰۔ نماز کو اپنے وقت پر پڑھیں گے۔

۱۱۔ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کریں گے۔

۱۲۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں کوئی برا بھلا کہے تو اس کی پرواہ نہ کریں گے۔

۱۳۔ کسی سے کوئی سوال نہ کریں گے۔

۱۴۔ کسی پر بہتان نہ باندھے، (جان بوجھ کر کسی مسلمان مرد عورت پر جھوٹی بہتان نہ لگاؤ) جو کام یا بات کسی میں نہ ہو تو وہ کام یا بات اس میں ہے ایسا مت کہو اسی طریقہ سے جو بچہ حقیقت میں تمہارا نہیں ہے تو لوگوں کو ایسا مت کہو کہ یہ بچہ میرا ہے اور کوئی عورت پرائے آدمی کو اپنا شوہر نہ سمجھے اور اس کے ساتھ شوہر جیسا تعلق مت رکھو اور کوئی مرد پرائی عورت کو اپنی بیوی نہ سمجھے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ مسلمان کو زندگی میں جو کام بھی کرنے ہوتے ہیں وہ تمام کام اللہ تعالیٰ کا حکم اور رسول اللہ ﷺ کے سنت کے مطابق کرنا ہے اور شریعت میں جو کام حرام اور ناجائز ہے ان تمام سے اپنے آپ کو بچانا ہے۔

﴿ بیعت ہونے کے بعد کرنے کے کام ﴾

۱۔ فرض اور واجب چیزوں کی پابندی کرنا، روزانہ پانچ وقت کی نماز پابندی کے ساتھ با جماعت پڑھے، رمضان میں روزے رکھے،

زکوٰۃ نکالے، صدقۂ فطر اور قربانی بھی ادا کرے، حج فرض ہو گیا ہو تو وہ بھی ادا کرے اور بالغ ہونے کے بعد جتنی نمازیں چھوٹ گئی ہو تو اسکا حساب لگا کر قضا کر لے، اس طرح زکوٰۃ، روزے، صدقۃ الفطر، قربانی وغیرہ کی قضا کر لے، قربانی کی قضا میں ہر سال کے حساب سے بکرے کی قیمت کا صدقہ ضروری ہوتا ہے۔

۲۔ لوگوں کا کوئی حق اپنے اوپر باقی ہے تو وہ ادا کرے۔

۳۔ روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کی عادت بناوے، قرآن پاک کچا ہو تو صحیح کرنے کی کوشش کرے، مسجد کے امام صاحب یا کوئی اور حافظ صاحب سے قرآن سیکھ لے۔

۴۔ ہماری دوسری کتاب ''مسنون وظائف'' میں لکھے ہوئے تمام وظائف کی پابندی شروع کرے، ان وظائف میں سے وظائف نمبر: تین، چوبیس، پچیس، چھبیس، اکتیس فوراً شروع کر دے۔

۵۔ دن رات میں پیش آنے والی مختلف ضرورت کے موقعہ پر اس موقعہ کی مسنون دعا ضرور پڑھ لے، اس کے لئے ہماری چھوٹی سی کتاب ''مسنون دعائیں'' پڑھے اور سنتوں کو سیکھ سیکھ کر زندگی سنت والی نورانی بناوے، سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ زندگی سنت والی بن جاوے۔

۶۔ روزانہ کم از کم ۱۵ منٹ اللہ تعالیٰ کے سامنے تنہائی میں دعا مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رووے یا رونے جیسا منہ بناوے۔

۷۔ حزب الاعظم میں سے روزانہ ایک منزل پڑھنے کی عادت بناوے۔

﴿ بیعت ہونے کے بعد چھوڑنے کی چیزیں ﴾

۱۔ آنکھوں کو گناہ سے بچا کے رکھے، آنکھوں کے گناہ جیسے پرائی عورتوں کو دیکھنا، ٹیوی فلم ویڈیو دیکھنا، پرائی عورت کی تصویر دیکھنا، کسی کے ستر کو دیکھنا ان تمام چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے۔

۲۔ زبان کے گناہ سے بچنا، گالی، جھگڑا، بہتان، غیبت، فلم کے گانے، کرکیٹ کی کامنٹری سے اپنے آپ کو بچاوے۔

۳۔ دوسروں کے لئے خراب خیال دل میں نہ لاوے، کسی کو حقیر نیچا نہ سمجھے، اپنے آپ کو بڑا نہ سمجھے، انسان اپنے گناہ، اپنی برائی، اپنی کمزوری دیکھتا رہے اور اس کو سدھارنے کی کوشش کرے، دوسروں کے گناہ اور برائیوں کو نہ دیکھے، ورنہ توبہ کی توفیق سے محروم ہونے کا خطرہ ہے۔

۴۔ حرام کمانے سے، حرام کھانے سے، دھوکہ دے کر، جھوٹ بول کر کھانے سے اپنے آپ کو بچائے۔

۵۔شریعت میں جتنی چیزیں حرام، مکروہ اور شک والی ہے، ان تمام چیزوں سے اپنے آپ کو بچاوے۔

﴿ شجرہ ﴾

ہمارا سلسلہ سلسلہ چشتیہ ہے، میرے پیر و مرشد حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ ہیں، جو اپنے وقت کے دنیا کے بہت بڑے عالم، ولی، بزرگ اور مفتی تھے اور نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ کے میزبان حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے خاندان میں سے تھے، اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے افریقہ گئے تھے اور وہیں انتقال ہوا اور افریقہ میں ہی قبر بنی، پھر آگے جا کر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ سے ہمارا سلسلہ مل جاتا ہے، پھر آگے حضرت علیؓ سے مل جاتا ہے۔

نمبر	اسماء	وفات سنہ ہجری
۱	حضرت سید ابوالحسن علی مرتضیٰؓ	۴۰
۲	حضرت امام حسن بصریؒ	۱۱۰
۳	حضرت خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ	۱۷۰
۴	حضرت ابوالفضل فضیل بن عیاضؒ	۱۸۷
۵	حضرت ابراہیم بن ادہم بلخیؒ	۱۶۲
۶	حضرت حذیفہ مرعشیؒ	۲۰۲

۲۸	حضرت شیخ ابو سعید گنگوہیؒ	۱۰۴۰
۲۹	حضرت شیخ محبّ اللہ الہ آبادی فاروقیؒ	۱۰۵۴
۳۰	حضرت شیخ سید محمدی اکبر آبادی	۱۱۰۷
۳۱	حضرت شیخ شاہ محمد مکی جعفریؒ	
۳۲	حضرت شیخ سید عزالدین امروہویؒ	۱۱۷۰
۳۳	حضرت شیخ عبد الہادی صدیقی امروہویؒ	۱۱۹۰
۳۴	حضرت شیخ عبد الباری صدیقی امروہویؒ	۱۲۲۶
۳۵	حضرت شیخ سید حاجی عبد الرحیم افغانیؒ	۱۲۴۶
۳۶	حضرت شیخ میاں جی نور محمد جھنجانویؒ	۱۲۵۹
۳۷	حضرت شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ	۱۳۱۷
۳۸	حضرت شیخ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ	۱۳۲۳
۳۹	حضرت شیخ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ	۱۳۴۶
۴۰	حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا مہاجر مدنیؒ	۱۴۰۲
۴۱	حضرت شیخ فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ	۱۴۱۷

ہر پیر کو بڑی مسجد، مومنا واڑ، سلابت پورا میں تفسیر کی مجلس ہوتی ہے، تعلق رکھنے والے حضرات اس میں حاضری دیں، انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا، اور جو حضرات نہیں پہنچ سکتے وہ انٹرنیٹ پر لائیو مجلس کو سنیں۔

ضروری بات

حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انسان جس کے ساتھ محبت کرتا ہے، قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

اس لئے اے مسلمانو!

۱۔ اللہ سے محبت رکھو۔

۲۔ نبی ﷺ سے محبت رکھو۔

۳۔ اللہ کے نیک بندوں سے محبت رکھو۔

ہر زمانہ میں زندہ اللہ کے ولی موجود ہیں، ان کے پاس جاؤ، شرمائے بغیر اپنے حالات اور تکلیفیں ان کے سامنے بتاؤ اور شریعت کی روشنی میں وہ جو مشورہ دیوے اس پر عمل کرو، انشاء اللہ فائدہ ہوگا، مشورہ سے کام کرنے والے کو نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا۔

